اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین

تحفظِ ناموسِ رسالت کے تقاضے

سورہ احزاب میں ارشاد باری تعالی ہے: **ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم الله فی الدنيا والآخرة واعدلهم عذابا مهينا ()**

بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو (بدگوئی' ہرزہ سرائی' دشنام طرازی' اتہام تراشی یا احکام کی نافرمانی سے) ایذا پہنچاتے رہتے ہیں (خواہ وہ کافر ومشرک ہوں یا برائے نام مسلمان منافق) اللہ انہیں دنیا اور آخرت میں لعنت کا مستوجب قرار دیتا ہے اور ان کے لئے (اس نے) ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

پھر فرمایا: ملعونين اينماثقفوا خذوا وقتلوا تقتيلا()

'(اور وہ) لعنتی لوگ جہاں کہیں بھی مل جائیں دھر لئے جائیں اور قتل کردئے جائیں جیسا کہ قتل کرنے کا حق ہے (**قتلوا تقتیلا: ان کے ٹکڑے اڑادئے جائیں**)

ایسے لوگوں کا کوئی عذر بھی قابل قبول نہیں کہ انہیں اس کی وجہ سے سزا میں کوئی رعایت ملے: حکم ہے:

ولئن سالتهم ليقولن انما كنا نخوض ونلعب قل اباالله وآياته ورسوله كنتم تستهزؤن ()لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم ()

اور اگر آپ ان سے پوچھیں (کہ تم آپس میں کیا گفتگو کررہے تھے) تو وہ کہیں گے کہ بس ایسی ہی دل لگی کی باتیں تھیں' ان سے کہئے کہ کیا تم اللہ اور اس کی نشانیوں (احکام) اور اس کے رسول ﷺ کے بارے میں تضحیک (کی باتیں) کررہے تھے؟ اب بہانے مت بناؤ بے شک تم اپنے ایمان کے بعد کفر کے مرتکب ہوگئے ہو۔

ثابت ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بارے استہزا کرنا کفر وارتداد ہے اور مرتد کی سزا موت ہے۔

حضرت لیث فرماتے ہیں ایسا مسلمان جو نبی علیہ السلام کی توہین کرتا ہے اسے مہلت نہ دی جائے' نہ

☆ گستاخ رسول کو سر کا خطاب قابل مذمت ہے ☆

ہی توبہ کے لئے کہا جائے' بلکہ اسی ،جگہ قتل کردیا جائے اور اگر یہود ونصاری یہ کام کریں تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جائے گا۔

احکام القرآن میں ہے کہ **ولا خلاف بین المسلمین ان من قصد النبی ﷺ بذلک فھو ینتحل الاسلام انه مرتد یستحق القتل ()**

یعنی مسلمانوں میں اس معاملہ میں کوئی اختلاف نہیں کہ جس نے نبی ﷺ کی ذات پاک پر حملہ کیا وہ مرتد ہے اور قتل کا مستحق ہے۔

اس قدر واضح حکم کے باوجود گستاخانِ رسول کو کسی قسم کی رعایت دینا یا سزا میں نرمی کرنا اور وہ بھی کسی اسلامی جمہوریہ میں حیرت انگیز ہے۔

پاکستان میں قانون توہین رسالت میں ترمیم کرکے اسے بے اثر بنانے کی تیاریاں ہورہی تھیں کہ اچانک برطانیہ نے اپنی اسلام دشمنی کا ایک بار پھر کھلم کھلا اظہار کرتے ہوئے شاتم رسول سلمان رشدی کو سر کا خطاب دے دیا۔اب ہمارے روشن خیال لوگ پریشان ہیں' کہ وہ اس سر کے خطاب کے بعد کہاں سر چھپائیں ۔وہ لاکھ تاویلیں کریں مگر ادنی درجے کا ان پڑھ سے ان پڑھ مسلمان شخص بھی یہ سمجھتا ہے کہ یہ اعزاز شاتم رسول کو اسلام دشمنی کی بناء پر ہی دیا گیا ہے۔قارئین آپ کو یاد ہوگا کہ سلمان رشدی نے اپنی کتاب میں ملکہ برطانیہ کو کتیا لکھا تھا اور نوجوان لڑکوں سے فعل بد کرانے والی اور بیک وقت کئی نوجوانوں سے بدکاری کا لطف لینے والی لکھا تھا مگر یہ سب کچھ ایک طرف سلمان رشدی کی یہ بے ادبی و گستاخی اس کے مقابلہ میں چونکہ اسلام دشمنوں کی اس خدمت کے مقابلہ میں کوئی حیثیت نہیں رکھتی جو مسلمانوں کی دل آزاری کا سبب بنی ہے اس لئے تقصیر معاف اور انعام مزید' کا معاملہ کرتے ہوئے وزیر اعظم برطانیہ ٹونی بلئر اور ملکہ نے شاتم رسول بدنام زمانہ سلمان رشدی کو سر کا خطاب دینا ضروری سمجھا۔

دیکھا جائے تو اس میں خود مسلمان قصوروار ہیں' ان کی نہ کوئی تنظیم ہے نہ ان میں اتحاد' قوت وطاقت ان کی آپس میں لڑنے لڑانے میں صرف ہے اور وسائل غیروں کے ہاں گروی۔ــــــــــــــــسیاسی قیادت کا تو یہ حال ہے رہی مذہبی قیادت تو وہ کسی ایسے واقعہ پر نعرے بازی اور جلسہ جلوس کرکے خوش ہولیتی ہے کہ اس نے حب رسول کا حق ادا کردیا۔مگر درحقیقت مذہبی قیادت کی اکثریت کو نہ شاتمان رسول سے نفرت ہے نہ ان کے آقایانِ نعمت سے۔ورنہ مذہبی قائدین کی طرف سے کبھی برطانیہ و

امریکہ یا ترانہ کی جاتی۔

گستاخ رسول کی سزا کے بارے فقہاء نے لکھا ہے کہ مجرم قاضی کی عدالت میں پیش ہو اور قاضی وقت سزا سنائے۔ ہمارا خیال ہے کہ فقہاء کرام نے جس دور میں یہ لکھا تھا کہ **مرتد یا گستاخ رسول واجب القتل** ہے مگر قتل کا فیصلہ اور سزا قاضی کے حکم سے ہوگی وہ وقت اسلامی حکومتوں اور اسلامی عدالتوں کا تھا۔ آج جب حکومتیں بھی برائے نام اسلامی اور عدالتیں بھی اکثر بلاد اسلامیہ کی شریعت کی پابند نہیں اور جہاں کہیں منصف مزاج عاشق رسول جج ہیں اور وہ فیصلہ قتل کا جاری بھی کر دیں تو بین الاقوامی طاقتیں ایسے مجرموں کو اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے اپنی پناہ میں لے لیتی ہیں اور وہ نہ صرف سزا سے بچ جاتے ہیں بلکہ گستاخئ رسول پر مزید دلیر ہو جاتے ہیں پھر صرف یہی نہیں بلکہ ان کے اس اقدام سے دیگر شاتمان رسول و دشمنان خدا اور سول کو ہرزہ سرائی کا مزید موقع ملتا ہے۔

چنانچہ اب علماء کرام و مفتیان شرع متین کو اجتہادی فیصلہ دینا چاہئے کہ **اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا** کا تقاضا اب یہ ہے کہ گستاخان و شاتمان رسول کو پولیس کے ہاتھ میں دینے، عدالتوں میں پیش کرنے اور ججوں سے سزائیں دلوانے کی سعی لاحاصل کی بجائے راست اقدام کرنا چاہئے۔ جس کی مثالیں سنت رسول میں بھی موجود ہیں اور سنیان رسول ﷺ نے اپنی شہادتوں سے بھی رقم کی ہیں۔ جب تک ایسا کوئی اقدام نہیں کیا جاتا شاتمان رسول پیدا ہوتے اور مسلمانوں کے جذبات مجروح کرتے رہیں گے۔

اگر سلمان رشدی اور تسلیمہ نسرین کا سر اسی وقت ٹھونک دیا جاتا جب انہوں نے ہرزہ سرائی کی تھی تو وہ آج سر کا خطاب نہ پاتے۔ راہ فرار دینے اور پھر خیر کی توقع رکھنے کا انجام اسی طرح ہوا کرتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے سانپوں کے بچے پالنا اور پھر ان سے خیر کی توقع کرنا۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

مسودہ دیجئے کتاب لیجئے .... ہزاروں کتب کے طابع و ناشر
طباعتِ کتب ہمارا خاص شعبہ ہے جمیل برادرز ناظم آباد نمبر ۲ کراچی فون 0334-3319630